

علم کی فضیلت

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم . امن هو قانت الماء انیل ساجدا وقائما یحذر الاخرة ويرجووا رحمة ربه . قل هل یتسوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب (سورۃ الزمھر ۹)

ترجمہ: بھلا جو شخص رات کے اوقات (میں بھی) سجدہ اور (خدا کے سامنے) قیام کرتے ہوئے گزارے اور وہ آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اپنے شخص کی طرح ہے جو خدا سے ڈرے؟) کہہ کہ بھلا علم والے اور بے علم برابر ہیں۔ انہیں شک نہیں کہ عقل مند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

برادران اسلام یہ آیت مبارکہ علم کی فضیلت میں بہت واضح ہے اس آیت مبارکہ کا جو ترجمہ نقل کیا گیا ہے یہ ترجمہ صحیح الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اور اس آیت مبارکہ پر جو حاشیہ مفکر اسلام مولانا محمد داؤد راز السلفی نے تحریر کیا ہے وہ بہت ہی جانتے سے اس لئے میں اس کا علم میں صرف راز صاحب کا ٹوٹ ہی بھول گیا تھا کہ وہ بتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے نافع بنائے۔ آئین، ترمذی ص ۳۲ پر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت میں جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے ان میں سے عالم لوگوں کو الگ کر کے اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ جماعت علماء کی میں نے اپنا علم تم کو اس واسطے نہیں دیا تھا کہ پھر تم کو عذاب کروں۔ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور ابوا مسد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ قیامت میں عابدزادہ لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم ٹھہرنا کہ تمہاریوں کی شفاعت کرو۔ اور حقیقت حال یہ ہے کہ اگر ایک نئی سے خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے علم دین کو حاصل کیا تو اس سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص علم دین کے حاصل کرنے میں اسلام کی خیر خواہی کی نیت سے مرنے پر مصروف رہا اس کو جنت میں ایسا بلند مرتبہ ملے گا کہ انبیاء و اہل بیت سے ایک ہی درجے نیچے ہو گا۔ اور اگر دنیا کی عزت یا ناموسری یا فخر کے واسطے علم دین حاصل کیا تو اس سے بڑا کوئی نہیں۔ اور فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اپنی امت پر تین باتوں کا بہت خوف ہے۔ (۱) ایک یہ کہ دنیا کا مال بہت مل جائے گا اس کی وجہ سے ان کے حسد و بغض میں پڑ جائیں گے۔ (۲) دوسرے یہ کہ قرآن شریف کے بارے میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہو جائے گا کہ آیات کتابت شہادت کا مطلب نکالنے میں کوشش کریں گے حالانکہ ان کا مطلب اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلایا۔ جو سچے عالم ہیں وہ تو کتابت شہادت کے بارے میں صرف یوں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ ہمارے رب کا کلام ہے۔ تاویل اس کی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (۳) تیسرا یہ کہ اہل علم کی عزت نہ کریں گے۔ سو اس وقت میں ایسی ہی کیفیت سے حسد و بغض کی وہ شدت ہے کہ جو نیکیوں اور صالحین میں گئے جاتے ہیں وہ بھی اس سے خالی نظر نہیں آتے۔ الاما شام اللہ۔ اور قرآن شریف کا یہ حال ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو اس کے سننے سمجھنے کا بھی کبھی خیال نہیں کرتے تھے بے فکر ہیں اور جو لوگ اس طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ اپنی غیبت اور ہوشیاری اسی بات میں سمجھتے ہیں کہ کوئی نازک اور نیا نکتہ نکالیں اور آیات کتابت شہادت کی رمز اور حکمت کھولیں جس سے یہ شہرت ہو کہ جیسا انہوں نے سمجھا ایسا کسی نے بھی نہیں سمجھا۔ اور علم والوں کی قدر کا یہ حال ہے کہ جو شخص صاف اور سیدھے مطالب ظاہر قرآن و حدیث تک کے اور بیان کرے وہ کھلاں کہلاتا ہے اور جو منطقی راہی، فلسفہ و غیرہ میں غرض خاں کرے اور قرآن و حدیث کے ظاہری اور سادے احکام میں بھی پھیر کر کہے کوئی نئی بات نکالے وہ عالم کہلاتا ہے۔ فسانا للہ وانسا الیہ راجعون۔

اللہم اصلح امة محمد ﷺ آمین۔ (اقتباس از تصدیق ص ۵۵۸)

برادران اسلام اس طرز اقیاس کے بعد اس موضوع پر اس مختصر کالم میں کچھ لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو دینی خیر خواہی کی نیت سے علم دین حاصل کرنے کی توفیق فرمائے اور ہم کو ان علماء و صالحین میں شامل فرمائے جن سے اللہ تعالیٰ نے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے آمین ثم آمین

دینی طالب علم کی عظمت

عن قیس بن کثیر قال قدم رجل من المدينة علی ابی النذر آء وهو بدمشق فقال ما اقدمک یا اخی قال حدیث بلغنی انک تحدثہ عن رسول اللہ ﷺ قال اما جئت لحاجة قال لا قال اما قدمت تجارة قال لا قال ما جئت الا فی طلب هذا الحدیث قال فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من سلک طریقاً یتغنی فیہ علما سلک اللہ بہ طریقاً الی الجنة وان الملائكة تنضع اجنتھا رضی لطلاب العلم وان العالم یتغفرہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی السماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر النواکب ان العلماء ورثة الانبیاء ان الانبیاء نم یورثوا لیساراً ولا یرھما انما ورثوا العلم فمن اخذ بہ فقد اخذ بحظ وافر (ترمذی ۹۷/۲۰ ابواب العلم)

ترجمہ: قیس بن کثیر کہتے ہیں کہ ایک آدمی مدینہ منورہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا تو انہوں نے (ابوہریرہ) سے دریافت کیا کہ میرے بھائی آپ کس لئے آئے ہیں وہ آدمی کہنے لگا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں (میں وہ حدیث سننے کیلئے آیا ہوں) حضرت ابوہریرہ نے پوچھا تو کسی کام کیلئے آیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے پوچھا کہ تو تجارت کے سلسلہ میں آیا ہے؟ اس نے کہا نہیں میں تو صرف حدیث کی طلب میں ہی آیا ہوں، تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اگر معاملہ اسی طرح ہے تو پھر تجھے مبارک ہو کیونکہ) بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے نکلا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستے پر چلا دے گا۔ اور بے شک ملائکہ (فرشتے) طالب علم کی خوشی کیلئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور عالم آدمی کیلئے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق بخشش کی دعا کرتی ہے حتیٰ کہ پانی میں موجود چھیلیاں بھی اور عالم آدمی کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے کہ جس طرح چاند کو تمام ستاروں پر ہے بے شک علماء انبیاء کے اہم عالم السلوٰۃ و السلام کے وارث ہیں بے شک انبیاء و رھمہ و دیار کے وارث نہیں بنائے بلکہ وہ تو علم کے وارث بناتے ہیں۔ تو جس شخص نے اس علم دین کو حاصل کر لیا اس نے بہت زیادہ حصہ (انبیاء کی وارثت) سے حاصل کر لیا۔

اس حدیث سے دینی علم اور علمائے دین کی فضیلت و عظمت ثابت ہوتی ہے کہ (۱) دینی علم بڑھنے والے علماء کیلئے زمین و آسمان کی تمام مخلوق بخشش کی دعا کرتی ہے۔ (۲) فرشتے طالب علم کی خوشنودی کیلئے احتراماً اپنے پر بچھا دیتے ہیں (۳) دینی طالب علم کو حاصل کرنے والا طالب علم جنت کے راستے پر چل رہا ہوتا ہے (۴) عالم کو اللہ تعالیٰ عابد پر اس طرح فضیلت عطا فرماتے ہیں جس طرح چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت ہے۔ (۵) علماء انبیاء کرام کے وارث ہوتے ہیں جس طرح کوئی آدمی جتنے بڑے آدمی کا وارث بنے گا اس کو وارثت میں سے حصہ بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ اور پھر جس قدر وارثت بنتی ہوگی۔ وارث کو اسی قدر فائدہ زیادہ ہوگا۔ انبیاء کرام ہم اسلام سے بڑھ کر کائنات میں کوئی عظمت والا نہیں اور علم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی عظیم متاع نہیں۔ اس لئے علماء کی عظمت و شان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور ان کو حاصل ہونے والی وارثت کتنی قیمتی ہے۔ لیکن یہ عظمت و فضیلت صرف اس طالب علم کیلئے ہے جو دینی علوم کو حفظ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حاصل کرتے ہیں ان کے پیش نظر کوئی دنیاوی مقصد نہیں ہوتے اگرچہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھی عطا کرتے ہیں دنیا میں مال و دولت بھی ملتی ہے اور عزت بھی۔ آپ ﷺ کوئی عالم دین آپ کو بے روزگار نظر نہیں آئے گا جب کہ دنیاوی دیگر لوگوں کے پلندے سے اٹھائے ہوئے لوگ آدمی سے آدمی ملازمت کیلئے بھی دھکے کھاتے ہیں۔ اس لئے جو عزیز طلبہ دینی احکام حاصل کر رہے ہیں۔ یا اچھی انہوں نے آغاز کیا ہے ان کو اس علم سعادت پر مبارک دینے ہوئے یہ گزارش کروا لگا کہ آپ حفظ اللہ تعالیٰ کی رضا آخرت کی بہتری اور دین اسلام کی ترقی کے جذبہ سے علم حاصل کریں، اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی مساعی جلیل و قبول فرمائے آمین۔